دوسری کتاب "المدیح النبوی" محمد یاسین اختر اعظمی مصباحی کی تالیف بصورت انتخاب ہے۔ یہ بھی جامعہ اشرفیہ میں عربی ادب کے استاذ ہیں۔ کتاب کے شروع میں اعظمی صاحب کا اپنا لکھا ہوا عربی میں فاضلانہ مقدمہ لائق مطالعہ ہے۔ اس انتخاب کی تیاری میں مولانا اعظمی نے بڑی کاوش سے کام لیا ہے۔ یہ واقعہ ہے اس کی ترتیب میں انہیں ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کرنی پڑی ہوگی۔ یہ انتخاب صرف عربی کا ہے اور اس کی جامعیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۲۶ صفحات کی اس کتاب میں چھوٹے بڑے ۱۳۴ اصحاب کی شعری تخلیقات کے نمونے ہیں۔ یہ کتاب بھی ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی اور اس کی قیمت ہندوستانی سکے میں ۱۴ روپے ہے۔

یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ یہ کتابیں مطبع کوثر سرائے میر کی چھاپی ہوئی ہیں۔ سرائے میر جیسی چھوٹی سی جگہ میں کانٹے کی چھپائی کا یہ معیار حیرت انگیز ہی ہو سکتا ہے۔ اس پر مصر اور بیروت کا گمان ہوتا ہے۔ اس مطبع کے مالک مدرسۃ الاصلاح کے نائب ناظم احمد محمود صاحب ہیں۔ ایک چھوٹی سی مشین پر جو اکثر بجلی نہ ہونے کے باعث ہاتھ یا پاؤں سے چلانی پڑتی ہے ایسی کتابیں چھاپ کر دینا کو دینا واقعۃً غیر معمولی کارنامہ ہے۔ چھوٹی دوکان کے چوکھے پکوان پر بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ اور اس آدمی کو آفرین کہنے کو بھی جو وسائل کی فراوانی اور برتری کے بل بوتے پر نہیں بلکہ محض اپنی محنت مشقت سے ایسی بہتر کارکردگی کی مثال قائم کر رہا ہے۔ جب تک وہاں میرا قیام رہا میں اکثر اس مطبع میں جاتا رہا ہوں۔ میں نے احمد محمود صاحب کو قریب سے کام کرتے دیکھا ہے۔ ملازمین کے ہاتھوں پچاس ساٹھ ہزار کا خسارہ اٹھانے کے بعد اب احمد محمود صاحب "دست خود دھان خود" پر عمل پیرا ہیں اور سارا کام اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ کمپوزنگ ریک پر کھڑے اپنے ہاتھ سے ٹائپ کے حروف کمپوز کر رہے ہیں یا مشین چلا رہے ہیں۔ مشین اتنی چھوٹی ہے کہ ایک وقت میں صرف ۲ صفحے چھاپ سکتی ہے۔ یہی چھوٹا سا کام احمد محمود صاحب کا ذریعہ معاش ہے۔ مدرسۃ الاصلاح کی نائب ناظمی ایک اعزازی خدمت ہے۔

احمد محمود صاحب مدرسۃ الاصلاح کے تعلیم یافتہ ہیں۔ شاعر ادیب اور قومی کارکن ہونے کے علاوہ کوہکن بھی ہیں۔ ان کو دیکھ کر بے ساختہ اقبال کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی

ان کے کام کرنے کے انداز کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ وہ پریس نہیں چلا رہے ہیں شعر و ادب کی طرح کوئی تخلیقی کام سر انجام دے رہے ہیں۔ ان دونوں کتابوں کی پروڈکشن میں یوں تو بہت سے لوگوں کا حصہ ہے مگر میں ان میں سب سے زیادہ مبارکباد کا مستحق احمد محمود صاحب کو سمجھتا ہوں۔

یہ دونوں کتابیں مندرجہ ذیل پتے سے طلب کی جا سکتی ہیں۔

قسم النشر والتوزیع، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی، انڈیا۔

(شرف الدین اصلاحی)